السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس حدیث کے کیا معنی ہیں «فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي» ''جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔'' جو شخص فرض نماز سے پہلے اور بعد کی سنتوں کو ترک کردے کیا وہ بھی اس میں داخل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی ﷺ کے اس ارشاد:

(مَن رغِب عن سُنتی فلیس مِنّی) (صحيح البخاري النكاح باب الترغیب فی النکاح حدیث 5063 وصحیح مسلم النکاح باب استحباب النکاح لمن تاقب نفسه الیه حدیث 1401)

''جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص میرے اس طریقہ سے جس پر میں ہوں، اعراض کرے تو وہ مجھ سے نہیں ہے کیونکہ اس نے ایک ایسا طریقہ اختیار کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے خلاف ہے۔ سنتوں اور نوافل کا ترک کرنا اس باب میں سے نہیں ہے کیونکہ نوافل وغیرہ کے تارک کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اعراض نہیں ہوتا بلکہ وہ انہیں اس لیے ترک کردیتا ہے کہ یہ واجب نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے پڑھنے یا نہ پڑھنے کی رخصت دی ہے اور پھر اس اعتبار سے بھی فرق ہے کہ نبی ﷺ کی سنت کو اعراض اور بے رغبتی کی وجہ سے ترک کیا جارہا ہے یا اس کا سبب سستی یا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رخصت کو قبول کرنا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص119

محدث فتویٰ